بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اول

فلسفہ اخلاق کی اہم ترین بحث یہ ہے کہ نیکی کی حقیقت کیا ہے؟ ہم کسی عمل کو اچھا یا برا قرار دیں تو کس بنیاد پر؟---اور یہ کہ کوئی شخص نیکی یا خیر کی راہ اختیار کیوں کرے' جبکہ برائی کی راہ کو اپنانے میں اسے فوری مسرت اور دنیوی منفعت حاصل ہوتی ہو؟---ان اخلاقی مباحث پر فلسفیانہ قیل و قال اور بحث و نزاع کی تاریخ بہت پرانی ہے' لیکن دیگر مابعد الطبیعی امور کی طرح ان کا کوئی ایسا تشفی بخش جواب جس پر تمام فلاسفہ کا اتفاق ہو جائے' آج تک تلاش نہیں کیا جا سکا اور نہ ہی مستقبل میں اس کا کوئی امکان ہے۔ اس کی وجہ بھی بآسانی سمجھ میں آتی ہے کہ عقل و منطق کے محدود پیمانوں سے ان مابعد الطبیعی مسائل کو ماپنا اور ان کا احاطہ کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ تاریخ فلسفہ خود عقلِ محض کی اس نارسائی کا زندہ ثبوت ہے۔ الٰہیات اور مابعد الطبیعی امور کے حوالے سے اقبال کا یہ کہنا صد فی صد درست ہے کہ۔

عقل گو آستاں سے دور نہیں
اس کی تقدیر میں حضور نہیں!

ان تمام امور کا کوئی حتمی اور تسلی بخش جواب اگر کہیں مل سکتا ہے تو صرف آسمانی ہدایت میں کہ جس کا کامل اور ہر اعتبار سے محفوظ ایڈیشن قرآن حکیم کی صورت میں ہمارے درمیان موجود ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ چونکہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے لہٰذا بلا خوفِ تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ قیامت تک یہ ہر نوع کی تحریف سے پاک رہے گا۔ یہ رشد و ہدایت کا وہ خورشیدِ تاباں ہے جو ابد الآباد تک نصف النہار پر چمکتا رہے گا۔ نیکی اور خیر سے متعلق فلسفہ اخلاق کی اس بحث کو بھی قرآن نے تشنہ نہیں چھوڑا۔ سورۃ البقرہ کی ایک ہی آیت (یعنی آیت نمبر ۱۷۷' جو اس سورۃ کی طویل آیات میں سے ہے) میں' جسے "آیۃ البر" کا عنوان دیا گیا ہے' اس بحث کے جملہ گوشوں کا اس جامعیت کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور دل قرآن حکیم کی حقانیت کی گواہی دینے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیت قرآن مجید کے ان مقامات میں سے ہے جن سے انجمن کے صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کو خصوصی شغف ہے۔ انہوں نے مطالعۂ قرآن حکیم کا جو منتخب نصاب مرتب کیا ہے اس کا دوسرا سبق اسی "آیۃ البر" پر مشتمل ہے۔ جن احباب نے محترم ڈاکٹر صاحب کی زبان سے یہ درس سنا ہے وہ اس کی اثر پذیری سے بخوبی آگاہ ہیں۔

"حکمت قرآن" کے مدیر اعزازی ڈاکٹر ابصار احمد نے جو محترم صدر مؤسس کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں' اور جنہوں نے لندن یونیورسٹی سے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے' چند سال

(باقی صفحہ ۷ پر)